سوال

میری سالی نے ایک بھائی سے شادی کی جس کے پہلی بیوی سے بھی دو بچے تھے ، وہ ان بچوں کی تعلیم وتربیت اور پرورش اپنی اولاد کی طرح کرتی رہی ، مجھے یہ علم نہیں کہ انہیں یہ پتہ ہو یہ اس کی حقیقی ماں نہیں ، لیکن مجھے یہ تو علم ہے کہ انہوں نے میری سالی کا دودھ نہیں پیا ۔ میری بیوی کے خاندان والے حتی کہ میری بیوی بھی ان کے ساتھ ایسے ہی سلوک کرتے ہیں گویا کہ سالی کی اولاد ہو ، اب وہ بچہ اور بچی بلوغت کے قریب ہیں میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا میری بیوی کو اس بچے سے پردہ کرنا واجب ہے ، اور کیا اس بچی پر واجب ہے کہ وہ مجھ سے پردہ کرے ؟

جواب

الحمدللہ

آپ کی بیوی کا آپ کی سالی کے خاوند کے بچوں سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں کیونکہ نہ تو وہ آپ کی سالی کی نسبی اور نہ ہی رضاعی (یعنی دودھ کی) اولاد ہے ، تو اس بنا پر آپ کی بیوی پر اس بچے سے پردہ کرنا واجب ہے کیونکہ وہ اس کے لیے اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے ۔

اور اسی طرح آپ بھی اس بچی کے لیے اجنبی ہیں آپ کے لیے اس کے ساتھ خلوت کرنا حلال نہیں اور نہ ہی اس کے ساتھ سفر کر سکتے ہیں ، اور اس بچی کی لیے یہ حلال نہیں کہ وہ آپ سے پردہ نہ کرے بلکہ اس پر آپ سے پردہ کرنا واجب ہے ۔

اور رہا مسئلہ ان کے والد کی بیوی (یعنی جو آپ کی سالی ہے) کا تو اس پر کوئی واجب نہیں کہ وہ ان سے پردہ کرے اس لیے کہ وہ اس کے محرم ہیں ، اس کی دلیل اللہ تعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

اور تم ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیے ہیں ، لیکن جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا ۔

تو اس آیت سے یہ پتہ چلا کہ انسان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے والد یا اپنے دادا کی منکوحہ سے شادی کر لے ، چاہے وہ آباء واجداد والد کی جانب سے ہوں یا پھر والدہ کی جانب سے ہوں ، اور چاہے اس نے عورت سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو ۔

جب مرد اپنی بیوی سے عقد صحیح کر لیتا ہے تو وہ عورت صرف اس عقد کی وجہ سے ہی اس کی اولاد اور اسی طرح اولاد کی اولاد پر بھی حرام ہو جاتی ہے چاہے وہ بیٹے ہوں یا بیٹیاں (یعنی بیٹے بیٹیاں ، پوتے پوتیاں ، دھوتے دھوتیاں) اور اس سے بھی نیچے کی نسل ۔ اھ

یہ شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی کلام سے ماخوذ ہے دیکھیں : کتاب : الفتاوی الجامعۃ (591/2) ۔

آپ اس کے لیے مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (20750) اور سوال نمبر (5538) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں ۔

واللہ اعلم